© rasailojaraid.com

جناب احسان دانش

سرسیدؒ کی روح سے

بہت کچھ کر چکا ہے انقلابِ آسماں ابتک
تری تعمیر میں لیکن ہے رنگِ جاوداں ابتک

مزاجِ باغباں کو دیکھ کر تو جاگ اٹھا ورنہ
کبھی کے مٹ چکے ہوتے نشانِ گلستاں ابتک

ہزاروں آندھیاں لاکھوں بگولے آچکے لیکن
ترے فانوس ہیں تاریکیوں میں ضوفشاں ابتک

جسے روشن کیا تھا تیرے سینے کے شراروں نے
نہ ٹھنڈی ہو سکی وہ آتشِ سوزِ نہاں ابتک

بصیرت نے تری بخشی ہیں مستقبل کو قندیلیں
ہوا ہیں گرچہ آجاتا ہے ماضی کا دھواں ابتک

کوئی سوچے کہ جو تیرے عزائم سے الجھتے تھے
نہ تو ہوتا تو وہ تاریخ میں ہوتے کہاں ابتک

رہی ہے مدتوں نبضِ تمدن تیرے ہاتھوں میں
تری تشخیص میں ہے چارۂ دردِ نہاں ابتک

زمانہ اپنے مرکز سے بھٹکتا ہے بھٹک جائے
ہے تیرے رہروؤں میں اتباعِ کارواں ابتک

ہوائیں ناموافق چل رہی ہیں گرچہ زوروں سے
خدا رکھے ہری ہے تیری شاخِ آشیاں ابتک

کچھ ایسے موڑ کاٹے ہیں تری منزل شناسی نے
کہ نقشِ کارواں ہیں رہنمائے کارواں ابتک

نئے ماحول والے درپئے تخریب ہیں ورنہ
ترے ذرات میں بیدار ہیں بینائیاں ابتک

مگر تاریخ کب تک مسخ ہوگی نوعِ انساں کی
بحمداللہ کچھ زندہ ہیں تیرے رازداں ابتک

© rasailojaraid.com